مقالات

تحریر: الدکتور محمد عجاج ا
ترجمہ: جناب محمد مسعو
قسط (۲۰)

اسماء وصفات باری تعالیٰ

اَسمَاءُ اللّٰہُ الحُسنٰی کے معَانی

۳۲۔ اَللَّطِیفُ :

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :
" لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَیُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیفُ الْخَبِیْرُ" (الانعام : ۱۰۳)

"نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک رکھتا ہے، اور وہ بڑا ہی باریک بین، خبر رکھنے والا ہے"

"اللّطیف" وہ ذات ہے کہ بیک وقت جس کے فعل میں "رفق" (مہربانی) بھی ہو، انتہا دقیق معاملات کا اسے علم بھی ہو، اور مخلوق کے لیے جو کچھ اس نے مقدر کر رکھا ہے، اسے مخلوق تک پہنچانے پر قادر بھی ہو۔

قاضی ابو عبد اللہ الحلیمی "اللّطیف" کے معانی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :
"وھو الّذی یرید بعبادہ الخیر والیسر ویقیّض لھم اسباب الصّلاح والبرّ"

یعنی "وہ ذات جو بندوں کے ساتھ بھلائی و آسانی کا ارادہ کرے اور نیکی و صلاح کے اسباب ان کے لیے مہیّا فرمائے!"

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں :
"اللّطیف" وہ ذات ہے جو اپنے مخلص و مومن بندوں کو ایسی نعمتیں عطا فرماتا ہے کہ کفار کو دی جانے والی دنیاوی نعمتیں اُن کی نظروں میں ہیچ ہو جاتی ہیں۔ وہ مومنوں

کو ان کے دین کے خصوصی اسباب مہیا فرماتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں کہ انھیں دنیاوی نعمتیں دیتا ہی نہیں، بلکہ) جہاں وہ کفار کو اسباب دنیا فراہم کرتا ہے، وہاں مؤمنوں کو بھی اس سے محروم نہیں رکھتا۔"

امام خطابیؒ فرماتے ہیں:

"اللّطیف البرّ بعبادہ الّذی یلطف بھم من حیث لا یعلمون ویسبّب لھم مصالحھم من حیث لا یحتسبون کقولہ تعالیٰ: "اَللّٰہُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ"

"اللّطیف" وہ ذات ہے کہ جو اپنے بندوں پر اس انداز سے احسان فرماتا اور لطف و کرم کرتا ہے کہ وہ اسے جان نہیں سکتے۔ اور ان کی بھلائی کے ایسے اسباب مہیا فرماتا ہے جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے —— جیسے کہ خود اللہ ربّ العزت نے ارشاد فرمایا:

"اَللّٰہُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ" (الشّوریٰ: ۱۹)

"اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر لطف و کرم فرمانے والا ہے، اور جسے چاہتا ہے (بغیر حساب) رزق عطا فرماتا ہے۔"

ابن الاعرابی فرماتے ہیں:

"اللّطیف" وہ ذات ہے، جو ہمدردی کے ساتھ تمام ضروریات کو پورا فرمائے —— اسی بناء پر کہا جاتا ہے:

"لطف اللہ الیک ای اوصل الیک ما تحبّ فی رفق۔"

(الاسماء والصفات ص ۶۲)

"اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ مہربانی فرمائے، یعنی تیری تمام ضروریات کو رفق و ہمدردی و مہربانی کے ساتھ اس طرح پورا فرمائے جس طرح کہ تو پسند کرتا ہے!"

"لطف" اور اس کے تقاضائے "رفق و رأفت" کے معانی اس حدیث سے بھی متعین ہوتے ہیں، جس میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یا عائشۃ، انّ اللہ رفیق یحبّ الرّفق، و یعطی علی الرّفق ما لا یعطی علی العنف، و ما لا یعطی علی سواہ۔" (صحیح مسلم)

"اے عائشہ رضؓ! اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے، مہربانی کو پسند فرماتا ہے —— نرمی

اور مہربانی کی بناء پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی وغیرہ کی بنا پر عطا نہیں فرماتا"

جب کہ بخاری و مسلم میں یہ الفاظ ہیں :

"انّ اللہ رفیق یحبّ الرّفق فی الامر کلّہ"

(بحوالہ، قبسات من ھدی النبوۃ ص ۹۷)

"اللہ تعالیٰ مہربانی فرمانے والا، نرم برتاؤ کرنے والا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے"

اسی لیے مؤمنوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس خوبی سے آراستہ ہوں، باہم مہربانی اور رفق و ملائمت کا برتاؤ کریں، اپنے ماتحتوں سے ہمدردی و غمگساری کریں، بلکہ تمام مخلوقاتِ الٰہی سے مہربانی کا سلوک کریں ــــ اس ہمدردی و غمگساری کی اصناف میں سے نرم دلی، لوگوں کی دلجوئی، ان کی حوصلہ افزائی، مشکلات میں ان کی مساعدت و معاونت، سخت برتاؤ سے گریز کرنا وغیرہ داخل ہیں ــــ وعلیٰ ھذا القیاس، جس طرح بھی ممکن ہو، بے لوث غمگساری، مہربانی اور ہمدردی کا نام رفق ہے ــــ ایک حدیث میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ابتسامك فی وجہ اخیك صدقۃ"

"اپنے مسلمان بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا (یعنی خندہ پیشانی سے پیش آنا) بھی صدقہ ہے"

کیوں کہ تبسّم و مسکراہٹ رفق و ملائمت، ہمدردی و غمگساری کی علامت ہے۔ جب یہ علامت انسان میں رچ بس جاتی، اور اس کی طبیعتِ ثانیہ بن جاتی ہے تو اس سے انسان کی فطرت کی تعمیر ہوتی ہے، اور یہی فطرت انسان کے اخلاق کا حسن ہے۔ اس اخلاق سے مزیّن انسان دوسروں سے بھلائی کرنے کے لیے ہمیشہ متلاشی رہتا ہے ــــ یوں وہ لوگوں کے درمیان عزّت بھی حاصل کرتا ہے اور بھلائیاں بھی سمیٹتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے :

"انّ الرّفق لا یکون فی شیٔ الّا زانہٗ ولا ینزع من شیٔ الّا شانہٗ"

(اخرجہ مسلم، بحوالہ قبسات من ھدی النبوۃ ص ۹۷)

"رفق و ملائمت کسی چیز کو مزیّن کرتی ہے، اور اس سے محروم ہو کر وہ عیب دار ہو

جاتی ہے۔"

ایک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا :

"من یّحرم الرّفق یحرم الخیر کلّہٗ" (ایضاً)

"جو شخص "رفق" سے محروم ہو گیا، ہر بھلائی سے محروم ہو گیا!"

۲۳ - اَلْخَبِیْرُ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ" (الانعام: ۱۸)

"وہ حکمت والا، خبر رکھنے والا ہے!"

"الخبیر" سے مراد ایسا عالم ہے جو اشیاء کے باطن کی خبر رکھنے والا ہو، خفیہ اور چھپی ہوئی چیزوں کو جاننے والا ہو —— اور اس کا مصداق صرف اللہ رب العزّت ہے کہ جس پر زمینوں اور آسمانوں کی کوئی چیز بھی مخفی نہیں، چنانچہ ہر چیز کی خبر رکھنے کے باوجود اس پر ضبط و تحمّل اللہ رب العزت کی حکمت کا حصّہ ہے۔

ایک انسان کو جب اس صفتِ باری تعالیٰ کا یقین ہو جائے گا تو یہ عقیدہ اس کے ایمان و اسلام میں استقامت، نیز اللہ رب العزّت کی ذات میں شغف و انہماک کا باعث بنے گا۔ اس کے اثرات اس کی شخصیت پر رونما ہوں گے، یوں اس کے طرزِ عمل کی اصلاح ہو گی اور نتیجۃً فرد و معاشرہ خیر و فلاح سے ہمکنار ہوں گے۔

(جاری ہے)

خوشخبری

میٹرک پاس طلباء / طالبات علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی طرز پر گھر بیٹھے بذریعہ ڈاک، فاضلِ عربی کریں اور گریڈ نو تا پندرہ (۹ تا ۱۵) میں سرکاری ملازمت حاصل کریں —— نیز صرف دو سال میں ایف۔ اے، بی۔ اے انگلش سے پاس کریں۔ پراسپکٹس منگوانے کے لیے صرف تین روپے کی ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

(محمد عباس طور پرنسپل طور اورئنٹیل کالج چوک تاندلیانوالہ

ضلع فیصل آباد فون ۲۶۹۸/۰۴۶۵۷)